حکیم محمد سعید چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن

# مذاکرۂ عالمی

## مرتبہ و فلسفۂ وقفِ اسلامی

ہمدرد فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام اوقافِ اسلامی کے مقام و مرتبہ اور فلسفہ پر مذاکرۂ عالمی منعقد ہوا، مختلف اجلاسوں میں پیش کیے گئے نکات کو اعلانِ کراچی کے تحت مرتب کر کے شائع کیا جا رہا ہے ــــــــ (ادارہ)

(۱) سپریم کورٹ آف پاکستان نے دینِ اسلام پر ایک نہایت اہم اور وقیع ادارہ وقفِ اسلامی کے باب میں سالہا سال کی محنت و مطالعہ کے بعد ایک تاریخ ساز فیصلہ صادر کیا۔ یہ فیصلہ ہر اعتبار سے تاریخ ساز اور رہنما فیصلہ تھا۔ یہ فیصلہ وقفِ اسلامی کے باب میں آئین و شرعِ اسلامی کا آئینہ دار اور عکاس ہے اور ایک ریاستِ اسلامی میں اس کا احترام و اقرار ایک احترام شرعِ متین ہے۔

گذشتہ دنوں مرتبہ و فلسفۂ وقفِ اسلامی کی ایک عالمی کانفرنس نے وقفِ اسلامی پر ہمہ جہت غور اور فکر کیا ہے اور دنیا میں اس موضوع پر یقیناً سب سے پہلے عالمی اجتماع میں ماہرین نے جو قول فیصل دیا ہے وہ "اعلانِ کراچی" کے نام سے موسوم ہوا اور آپ کے ملاحظہ کے لیے منسلک ہے۔

(۲) یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ریاستِ اسلامی پاکستان میں وقفِ اسلامی تسلیم نہیں کیا جا رہا ہے، اور یہ ریاست اسلامی پاکستان میں ایک دلدوز سانحہ پیش آیا ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک قطعی فیصلۂ شرعی کو نظرانداز کر دیا گیا ہے بلکہ اس کو پامال کر کے قوانین میں متعدد بار غیر شرعی تبدیلیاں کر کے سپریم کورٹ کے فیصلۂ شرعی کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ پاکستان میں منعقدہ مذاکرۂ عالمی، مرتبہ و فلسفۂ وقفِ اسلامی میں شریک تمام ماہرین اوقافِ اسلامی نے وقفِ شرعی کی کاملاً تائید کر دی ہے۔

(۳) پاکستان میں ہمدرد سب سے پہلا تجارتی اور صنعتی وقف ہے کہ جو بہ تمام و کمال روحِ اسلامی کی سرشاری کے ساتھ بہ ہدایتِ شرعِ متین خدمتِ دین و وطن میں مصروف ہے۔ پاکستان کے اس عظیم فلاحی وقف اسلامی کے ساتھ سالہائے ماسبق میں جو صریحی ظلم ہوتا رہا ہے اس کا نوٹس سپریم کورٹ نے لیا اور وقف ہمدرد کو شرعی

قرار دیا جس کو قوانین غیر شرعی نے کالعدم کرنے کا گناہ کیا ہے اور اب پھر ہمدرد وقف کو کالعدم کر دینے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور اس وقف کو پامال کر دینے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور ٹیکس پر ٹیکس عائد کیے جا رہے ہیں۔

(۴) ہمدرد وقف کے ذریعہ سے حکومت کو ممکنہ فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک "روح افزا" کو لیجئے، اس وقت "روح افزا" کی ایک بوتل پر ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ ٹیکس آٹھ روپے فی بوتل ہے۔ ہمدرد وقف نے ایک فقط روح افزا پر سال گذشتہ تقریباً چھ کروڑ روپے ٹیکس خزانہ پاکستان میں جمع کرایا ہے اور سالِ رواں میں یہ فقط ایک روح افزا کا آٹھ کروڑ روپے ٹیکس جمع ہو رہا ہے۔

(۵) مگر وزارتِ خزانہ حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اس پر قناعت حاصل نہیں ہے اور اس نے اسلام و شرع کو بالائے طاق رکھ کر ٹیکس عائد کر دیا ہے، اب پھر معاملہ عدالت ہائے عالیہ کو گیا ہے۔

(۶) منشاء یہ لگتا ہے کہ مدینۃ الحکمۃ کی تعمیر میں رکاوٹیں کھڑی کر دی جائیں، پاکستان میں یہ کارِ خیر کیوں ہو رہا ہے؟

(۷) میں پاکستان میں منعقدہ مذاکرۂ عالمی، مرتبہ وفلسفۂ وقفِ اسلامی کے فیصلے پر مشتمل کراچی ڈیکلریشن کی ایک نقل اپنی اس تحریر کے ساتھ آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔

# اعلانِ کراچی

وقف کا ادارہ اپنی افادی وسعت، اپنی معاشی و معاشرتی اہمیت اور خیر کے میدانوں میں اپنی ہمہ گیری کے اعتبار سے انتہائی جامع حیثیت رکھتا ہے اور لافانی حسنِ عمل کا جلی عنوان ہے۔

اسلامی ثقافت کے متعدد مظاہر اور سایۂ شریعت میں علوم و فنون کے ارتقاء کی لازوال تاریخ رفاہِ عامہ اور اس کے تمام فعال اداروں کی تنظیم، وقف ہی جیسے لازوال انسانی اور لافانی حسنِ عمل کے اخلاق کی رہینِ منت ہے۔

ایمان کا بنیادی تقاضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقرب کی جستجو ہے جو انسان کو عمل صالح اور کارِ خیر کی انجام دہی کے لیے ہمہ دم بے قرار اور ہمہ جہت مضطرب رکھتی ہے۔ نیکی ہی انسان کو تقرب الٰہی کی دولت عطا کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کے تقرب کی راہ متعین راہ نفع رسانی خلق ہے۔

ہماری تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ تمدن و ثقافت کے بام بلند کا شاید ہی کوئی زینہ ایسا ہو جس کی تعمیر میں اسلام کا فلاحی اور رفاہی تصور جسے وقف کا نام دیا گیا ہے، کارفرما نہ رہا ہو۔ وقف کے تمدن آفرین خصوصیات کے محرک کی جستجو قطعی بامعنی ہے، خاص طور پر اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد کہ وقف کی افادیت کا دائرہ افراد و اقوام ہی نہیں بلکہ پوری دنیا سے انسانیت کو محیط ہے۔ رفاہِ عامہ

کے کاموں کے لیے ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد کے طور پر جب "وقف" کا قیام ممکن ہو گیا تو پورا اسلامی معاشرہ انسانی فلاح و ترقی اور تعمیر کی راہوں پر گامزن ہوا اور مختصر ترین عرصے میں مساجد، مدارس، شفاخانے، مسافر خانے، بے روزگاروں اور ضرورت مندوں کے لیے زرعی زمینوں کی سیرابی کے لیے کنوؤں کی کھدائی اور تعمیر، معذوروں، بیواؤں اور لاوارث بچوں کے لیے پرداخت و پرورش کے ادارے، تعلیمی ادارے، حیوانوں کے علاج معالجہ کے ادارے، راستوں کی تعمیر و مرمت، پلوں اور گذرگاہوں کی تعمیر کے ادارے، آلاتِ حرب و ضرب اور دفاعی سامان تیار کرنے کی صنعتیں، قبرستان، خانقاہیں، ماؤں کو دودھ فراہم کرنے کے ادارے، عوامی بہبود کے ادارے اس کثرت سے وجود میں آنے لگے کہ رفاہِ عامہ کا کوئی پہلو تشنہ نہیں رہا۔ غرض کہ اوقاف کے ذریعہ سے سارا مسلم معاشرہ کفالت اور فلاحِ عامہ کے اسلامی تصور کی عملی تفسیر بن گیا۔

اسلامی ریاست میں عمومی کفالت اور عمومی فلاح کے کاموں کی ذمہ داری تو حکومت کی ہوتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظام، عمومی کفالت اور رفاہِ عامہ کے لیے کیے جانے والے کاموں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ حکومت اپنی ذمہ داریاں اجتماعی فرائض کے طور پر ادا کرتی ہے جبکہ افراد صلاح و فلاح اور اجتماعی تمدنی ارتقاء کے لیے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اسلامی شریعت کے مطابق افراد کو اس کا حق بہم پہنچتا ہے کہ ان کے کسی عملِ خیر پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے افراد کو جو حقوق دیئے ہیں ان میں ان کو حریتِ فکر و عمل کی آزادی بھی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنی سیرت و عاقبت سنوارنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس حق کو ہیئتِ حاکمہ کبھی سلب نہیں کر سکتی۔

ہیئتِ حاکمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ انفرادی کوششوں سے قائم ہونے والے اوقاف کا تحفظ بھی کرے اور ان کے ساتھ مکمل تعاون بھی کرے۔

اوقاف کے قیام کا مقصد ایسے نظامِ مدنیت کا قیام ہے جس کی برکتوں سے ایسی تنظیم وجود پذیر ہو جو انسانوں کو سعادت اور برکت سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور کر سکے۔

اسلامی وقف وسیع تر مفادات کا حامل ادارہ ہے، اوقاف کا مقصد ایسے نظامِ کفالت کا قیام ہے جو فلاحی و رفاہی کوششوں کے ساتھ تہذیب و تمدن کو اعلیٰ درجے کی ہمہ گیر خصوصیات کا حامل بناتا ہے۔

وقفِ اسلامی کا اسلامی تصور دیگر اقوام کے تصورِ اوقاف کے مقابلے میں اپنی انفرادی مضمرات کی بناء پر اس لیے مختلف ہے کہ یہ صرف عبادت گاہوں کی تعمیر، مدارس کے قیام، یتیموں اور معذوروں کی کفالت تک محدود نہیں بلکہ انسانیت کی تعمیر اور اس کی صلاح و فلاح کے نظام کی توسیع کرتا ہے۔ یہ فلاحی نظام رفاہِ عامہ کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتا ہے خواہ وہ ذہنی ہوں یا فکری یا جسمانی۔

بدقسمتی سے دوسرے ایسے ہی اداروں کی مقرر کردہ اقدار نے جو مسلم معاشرے میں مغربی نظریات اور قوانین کی وجہ سے درآئی ہیں اس کی وجہ سے سماجی بہبود کے فروغ اور معاشی ترقی کو روک دیا ہے اور وقف اسلامی کی روشن اقدار اور افادیت کو نظروں سے اوجھل کر دیا ہے مختلف مسلم معاشروں اور حکومتوں نے اسلامی اوقاف کو قطعی کاروباری اداروں کی سطح پر رکھ کر دیکھنا شروع کر دیا ہے اور ان کے ان بنیادی اور افادی پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں نظرانداز کر دیا ہے۔

اس لیے یہ قطعی طور پر نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے کہ فقہ اسلامی کے علماء اور مجتہدین کو متفقہ طور پر ان مسائل پر غور و خوض کرنا چاہیئے اور ان مسائل کو درست کرنے کے لیے ایسا منشور تیار کرنا چاہیئے جو تمام اسلامی ملکوں اور حکومتوں کے لیے قابل قبول ہو۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان نے اس ضمن میں پہل کرتے ہوئے ایک مذاکرہ عالمی ــــ مرتبہ و فلسفۂ وقف اسلامی کے انعقاد کا فیصلہ کیا جس کا تمام حلقوں اور ملکوں میں غیر معمولی خیر مقدم کیا گیا اور علماء، دانشوروں اور مفکرین فقہ اسلامی نے پورے انہماک اور توجہ سے شرکت فرمائی۔ مذاکرہ عالمی کے چار روزہ اجلاسوں میں مسلم اوقاف کے مختلف مسائل پر مقالے پڑھے گئے اور ان کے مختلف پہلوؤں پر بحث و تمحیص ہوئی جس کے نتیجے میں مذاکرہ میں طے شدہ نکات پر یہ اعلان کراچی مرتب کیا گیا ہے۔

مذاکرہ عالمی ــــ مرتبہ و فلسفۂ "وقف اسلامی" پوری طمانیت کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ:۔

(۱) تمام حکومتوں کو عوام کے مفاد میں اوقاف کے مسائل پر ہمدردانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے اور تمام معاملات میں افہام و تفہیم پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۲) حکومتوں کو چاہیئے کہ وقف کے تعلیمی اور خیر و فلاح کے کاموں کے اداروں کی ضروریات کے مطابق عمارتوں کی تعمیر کے لیے مناسب اور ارزاں قیمتوں پر سرکاری اراضی فراہم کریں۔

(۳) حکومتوں کے اختیار میں زکوٰۃ اور دوسرے فلاحی فنڈز جو موجود ہیں ان میں سے اوقاف کے کاموں میں اعانت کے لیے مالی امداد کی فراہمی کی شرائط اور طریق کار کو آسان تر بنائیں تاکہ ان کا صحیح عوامی اور اسلامی مصرف ممکن ہو سکے۔

(۴) حکومتوں کو چاہیئے کہ مذہبی، خیراتی اور فلاح و بہبود عوام کے کاموں میں منہمک اوقاف کے اداروں کو تمام سرکاری ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دیں۔

(۵) اوقاف کی جائیدادیں اور اوقاف کے اداروں کے تحت کیے جانے والے کاروبار اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے قطعی مختلف نہیں ہیں۔ اس لیے کہ وقف اداروں کے تحت کاروباری اور صنعتی وقف

ادارے جو سرمایہ فراہم کرتے ہیں، وہ وقف کے مقاصد کے تحت بہبودِ عوام کے لیے ہی خرچ ہوتا ہے، لہٰذا وقف جائیدادوں اور وقف کے کاروبار کو ایک ہی تصور کر کے عمل کیا جانا چاہیئے۔

(۶) اوقافِ اسلامی کی روح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وقف اداروں کی رجسٹریشن کے لیے مناسب قانون اور قواعد حکومتیں بنائیں تاکہ وقف اداروں کا تحفظ ہو سکے اور ان کے عدم استحکام کے خدشے دور ہو سکیں۔

(۷) اوقافِ اسلامی کے مقاصد کے حصول و فروغ کے لیے تمام اسلامی ممالک کے تعاون سے ایک مشترکہ اسلامی اوقاف سیکرٹریٹ قائم کیا جانا چاہیئے۔

(۸) ان ممالک کے تعاون اور اشتراک سے کہ جہاں معقول مسلم آبادی موجود ہے ایک بین الاقوامی وقف فنڈ کا قیام عمل میں آنا چاہیئے جس کے تحت ایسے پیداواری یونٹس کا قیام ممکن ہو سکے کہ جن کے ذریعہ سے عوام کو جہالت، بیماری، خرابیٔ غذا اور خوراک کی کمی کی دشواریوں سے محفوظ رکھا جا سکے اور وقف سے متعلق دوسرے مقاصد کے حصول کو ممکن بنانے میں مالی استعانت ممکن ہو سکے۔

(۹) تمام ملکوں میں موجود وقف فنڈز سے سرمایہ کاری اور مالیاتی اعانت کا ایک ادارہ یا وقف بنک قائم کیا جانا چاہیئے تاکہ دنیا کے بعض ممالک میں جو وقف سرمایہ منجمد پڑا ہوا ہے اس کو مفادِ عام اور فلاحِ انسان کے لیے پیداواری عمل میں لگایا جا سکے۔

(۱۰) قائم کیے جانے والے اسلامی اوقاف ٹرسٹ کے ذریعہ سے ہر دوسرے یا تیسرے سال اوقاف کے مسائل پر مذاکرۂ عالمی کے انعقاد کو ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کی طرف سے منعقدہ اس مذاکرۂ عالمی —— مرتبہ و فلسفۂ وقفِ اسلامی کی سطح کی طرح ممکن بنایا جانا چاہیئے۔

(۱۱) تمام دنیا میں اسلامی تاریخی آثار و صنادید کے تحفظ اور نگہداشت کے لیے اوقاف کا ایک مشترکہ فنڈ قائم کیا جانا چاہیئے۔

(۱۲) اہم اسلامی تاریخی آثار و اسباب اور صنادید سے متعلق کتب اور سلائیڈز کو اسلامی ممالک کے مابین باہمی تبادل کو ممکن بنایا جائے تاکہ برادرانہ اور رفیقانہ جذبات میں اضافہ ہو اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اس کے ساتھ ہی مذاکرۂ عالمی —— مرتبہ و فلسفۂ وقفِ اسلامی نے یہ بھی متفقہ طے کیا اور مشترکہ خواہش ظاہر کی کہ اجلاس کے منظور شدہ نکات کو کہ جو "اعلانِ کراچی" کے نام سے منسوب کیے جا رہے ہیں اور اس کے مندرجات اور مطالبات کے لیے ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان مناسب و مؤثر اقدامات کرے۔ مذاکرۂ عالمی —— مرتبہ و فلسفۂ اسلامی کا یہ اختتامی اجلاس ہمدرد کو اپنے مکمل تعاون اور اعانت کی پرخلوص یقین دہانی کراتا ہے۔